Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۱۸ شوال ۱۴۱۲ھ - ۲۲ شہادت ۱۳۷۱ہش - ۲۲ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۹۳

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ - ۲۱ اپریل۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ نے آج ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے متعلق درج ذیل رپورٹ بھجوائی ہے۔

"صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تندرستی کی طرف مائل ہے۔ کبھی کبھی دل میں خون کی کمی کے اثرات پیدا ہوتے ہیں لیکن دل کی کمزوری کی علامات اب دُور ہوچکی ہیں۔ مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

قراردادِ تعزیت

مجلس مشاورت ربوہ ۱۳۷۱ہش / ۱۹۹۲ء میں مکرمہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کی وفات پر پیش ہونے والی قرارداد تعزیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ——— (ادارہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی تہترّویں مجلسِ شوریٰ ایسے حالات میں منعقد ہو رہی ہے جب ہر احمدی کی آنکھیں اشکبار اور دل غمگین ہے۔ ابھی چند روز قبل مورخہ ۳ اپریل کو حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز ۵۶ سال کی مختصر عمر میں ہم سے رخصت ہوکر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)۔ ہم سب اس کی امانت ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ حضرت سیّدہ موصوفہ رحمہا اللہ بھی ہمارے اللہ کی امانت تھیں اور اس نے اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت اپنی امانت ہم سے واپس لے لی۔ ہم اپنے ربّ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر شاکر ہیں کہ بلانے والا ہمیں جانے والے سے زیادہ پیارا اور زیادہ محبوب ہے۔ ہم اسی پر توکّل کرتے ہیں اور اس محبوبِ ازلی کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔ اِنّی مع اللہ فی کُلِّ حالٍ ہمارے دل کی صدا اور ہماری روح کی آواز ہے۔

حضرت سیّدہ موصوفہ رحمہا اللہ کی وفات پر دل میں پیدا ہونے والا غم ساری دنیا میں بسنے والے تمام احمدیوں کے لئے مشترک ہے اور سب کا صدمہ سانجھا ہے۔ لیکن ہم پاکستانی احمدیوں کے لئے صدمہ کی یہ کیفیت زیادہ ہی کرب انگیز ہے۔ کہ ہم جو اپنے امام کا چہرہ دیکھ کر جیتے اور اس کی آواز سن کر زندگی پاتے رہے اور جنہوں نے

"سیکھا ہے بیٹھنا اٹھنا چلنا پھرنا فقط امام کے ساتھ۔"

اور جو ایک لمبے عرصے سے اس محبوب چہرے کی دید سے محروم اور اس سے جدائی اور فُرقت کے کرب میں مبتلا چلے آرہے ہیں غم کی اس گھڑی میں اور صدمہ کی اس ساعت میں بھی اس سے دُور ہیں۔

فکروں سے دل حزیں ہے
جاں درد سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت
"ہم" میں وہ اب نہیں ہے

حضرت سیّدہ موصوفہ اپنی کمزور صحت اور کم گو و کم آمیز طبیعت کے باوجود ہمیشہ ہمارے امام کی ضروریات کا خیال رکھتیں۔

انہیں آرام اور تسکین پہنچانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتیں۔ اور یہ دھیان رکھتیں کہ حضور ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کو ایسا خوشگوار اور پُرسکون گھریلو ماحول ملے۔ کہ حضور کسی پریشانی اور الجھن کے بغیر اپنے عظیم الشان جماعتی فرائض سرانجام دے سکیں۔ اس لحاظ سے عالمگیر جماعت احمدیہ کا ہر رُکن آپ کا ممنونِ احسان ہے۔ اس احسان کے پیش نظر حضرت سیّدہ موصوفہ کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم اُن کے لئے دعائیں کریں کہ ہمارا ازلی اور ابدی خدا انہیں اپنی رحمت اور بخشش اور عفو کی چادر میں ڈھانپ لے اور جس طرح اس دنیا میں آپ ہمارے مہربان مولیٰ کے سایۂ رحمت میں رہیں اسی طرح دوسری دنیا میں بھی ہمارے رحیم اور ودود خدا کی رحمت کے سایہ میں زندگی گذاریں۔

اے ہمارے رحیم اور کریم خدا! اے ہمارے مہربان اور رؤف آقا! تیری پیار اور محبت کی نظر اُن پر رہے اور سکون اور اطمینان انہیں عطا ہو۔

ہم حضور ایدکم اللہ بنصرہِ العزیز کے دور افتادہ اور مہجور غلام اپنے دلوں میں غم کی وہ کسک محسوس کرتے ہیں اور صدمہ کی اس کیفیت کا احساس رکھتے ہیں جو ہمارے محبوب امام کے دل پر گذر رہی ہے اور جس کو حضرت سیّدہ موصوفہ کی بچیاں اور عزیز محسوس کر رہے ہیں۔ ہماری اپنے مہربان خدا سے یہی التجا ہے کہ وہ ہمارے امام کے دل کو سکینت اور قرار عطا فرمائے۔ حضرت سیّدہ کی بچیوں اور تمام عزیزوں کو صبر اور سکون سے نوازے۔

اے ہمارے ربّ! اے ہمارے رحیم و رؤف مولیٰ! ہمارے پیارے کو اپنی پناہ میں رکھ۔ جس پیار اور محبت اور شفقت اور احسان کا سلوک ہمارا محبوب امام ہم سے کرتا ہے اس سے بڑھ کر پیار اور محبت کا سلوک تُو اس سے کر! شفقت اور احسان کی نظر سے اسے دیکھ! ہر خوشی اس کو عطا کر اور ہر دکھ اور ہر صدمہ سے اسے بچا!

اے ہمارے مالک! اے ہمارے محسن اور مہربان خدا! ہم فرقت زدگان پر بھی اب رحمت کی نظر فرما! جدائی اور ہجر کے کرب سے ہمیں نجات دے۔ اور دوری کی طویل گھڑیوں کو قربت کے پُرمسرت لمحات سے بدل دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)۔

حدیقۃ المبشرین

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی المناک وفات پر ہم جملہ مربیان اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت کے جذبات پیش کرتے ہیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات دلوں کو بہت سوگوار کر گئی ہے۔ یہ غم کا ایک ایسا گہرا گھاؤ ہے جسے محض وقت مندمل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں پر ہر آن ہماری نظر ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کی تسکین قلب کے سامان آسمان سے اتارے اور ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم وفا اور عمل کی راہوں پہ قدم بڑھاتے ہوئے حضور کے سب غموں اور فکروں کو پہلے سے بہت بڑھ کر اپنا لیں۔

کارکنان روزنامہ الفضل

سیدنا حضرت بیگم صاحبہ کے وصال کے اندوہناک سانحہ پر ہم سب کے دل غمگین ہیں اور آنکھیں اشکبار۔ ہم حضور کے خدام اس موقعہ پر حضور انور کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور اپنے قُرب سے نوازے اور حضور انور کو، حضور کی بچیوں کو اور خاندان حضرت بانئ سلسلہ (اللہ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو) کے جملہ افراد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حضور کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتے ہوئے حضور کے ہر کام میں برکت دے اور نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور ہم سب خدام کو توفیق دے کہ ہم حضور کی اقتدا میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور ہر قربانی جس کی جماعت کو ضرورت ہے اور جس کے لئے حضور کی طرف سے آواز آئے، دینے کے لئے انتہائی بشاشت سے تیار رہیں۔

ہم خدام، حضور انور کے جملہ افرادِ خاندان سے بھی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو امامت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تقدیر

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ــ ۲۲۔ اپریل ۱۹۹۲ء

دوؔ بنیادی باتیں

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی زندگی کے بہت سے پہلو یاد رکھے جائیں گے اور اظہار تشکر کے لئے دعائیں کی جاتی رہیں گی۔ لیکن اس وقت دو بنیادی باتوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ دو باتیں ہیں کہ ہر انسانی معاشرہ کی بنیادی ضرورت ہیں۔ اور اگر سب لوگ ان باتوں کا خیال رکھیں تو یقیناً یہ دنیا ارضی جنت بن جائے۔ یہ دونوں باتیں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں بیان فرمائی ہیں۔ پہلے ہم حضور کے خطبہ کے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

"ایک خاص بات جو میرے دل کو بہت بھائی وہ یہ تھی کہ ایک دفعہ میں نے کہا کہ بی بی میں آپ کے لئے بہت دعا کر رہا ہوں۔ آپ کو تصوّر نہیں ہے کہ کس طرح کر رہا ہوں تو کہتی ہیں صرف میرے لئے نہ کریں ساری دنیا کے بیماروں کے لئے کریں اور بھی تو بیمار ہیں۔ وہ بھی تو دکھوں میں مبتلا ہیں۔"

دوسری بات کے متعلق حضور نے فرمایا۔

"بی بی کی طرف سے آپ سب کو سلام۔ کیونکہ وہ بار بار اظہار تشکر کرتی تھیں کہ جماعت کتنی پیاری ہے اور کتنی دعائیں کر رہی ہے۔"

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے ہم سب جانتے ہیں کہ بیمار کو بیماری کی شدّت میں صرف اور صرف اپنا خیال ہوتا ہے۔ میں ٹھیک ہو جاؤں۔ میرے لئے دعا کریں اور درد دل سے دعا کریں۔ دوسرے بیماروں کا بہت کم خیال آتا ہے۔ بلکہ بیماری کی شدّت دوسروں کا خیال کرنے ہی نہیں دیتی لیکن حضرت آصفہ بیگم نے اپنی بیماری کی انتہائی شدّت میں بھی دنیا بھر کے بیماروں کا خیال رکھا۔ کیا یہ خیال تمام تفریق کی دیواروں کو منہدم نہیں کر دیتا۔ کیا یہ خیال تمام امتیازی سلوک کی راہوں کو مسدود کر کے دنیا کے تمام لوگوں کو بھائی بھائی نہیں بنا دیتا۔ ایک لڑی میں پرو کر یگانگت کا رشتہ نہیں قائم کر دیتا۔ یقیناً کر دیتا ہے۔ اور یہ انسانی زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔

دوسری بات۔ اظہارِ تشکر۔ شکریہ تو لوگ ادا کرتے ہی ہیں۔ لیکن جس کیفیت میں حضرت بیگم صاحبہ نے جماعت کے ہر فرد کا شکریہ ادا کیا۔ وہ بالکل انوکھی ہے۔ سب کو دعا کرنا ہی کرنا ہے۔ اور درد مندی کے ساتھ کرنا ہے لیکن بیماری کی شدّت میں بھی اظہارِ تشکر۔ یہ ہے شکریہ کی حقیقی رُوح۔ یہ ہے شکریہ کا عروج۔

کتابیں بھی ہیں انسانوں کی مانند
کہ ان میں کچھ بُری ہیں کچھ بھلی ہیں
بُری، مٹّی کا بدصورت ڈلا ہیں
جو اچھی ہیں وہ سونے کی ڈلی ہیں

ــــــ ابوالاقبال

تصویرِ جہاں نقشِ دگر ہو کے رہے گی
تعمیرِ جہاں زیر و زبر ہو کے رہے گی

جس بانگِ اذاں سے لرز اُٹھے تھے سمٰوٰت
وہ بانگِ اذاں بارِ دگر ہو کے رہے گی

کس زعم میں بیٹھے ہیں سرِ راہ اندھیرے
سورج کہیں رُکتا ہے سحر ہو کے رہے گی!

چھُپتی ہے کہیں بادۂ گلفام کی خوشبو؟
ساقی! ترے رندوں کو خبر ہو کے رہے گی

اِک صُبح نمودار سرِ جام سے ہو گی
مے جلوۂ خورشیدِ سحر ہو کے رہے گی

آفاق کے ہر گوشے سے آئیں گے شناسا
ہر راہ تری راہگزر ہو کے رہے گی

جس شام و سحر کی تجھے حسرت رہی اعجازؔ
سُنتا ہوں کہ وہ شام و سحر ہو کے رہے گی

سعید احمد اعجازؔ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

۱۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ معین تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتیجہ کے بعد کر دیا جائے گا۔

۲۔ جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میٹرک/ الیف اے کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

۳۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

۴۔ ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

۵۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

۶۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

۷۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۸۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حُلیہ مبارک

شاعر نبوی حضرت حسانؓ بن ثابت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنٌ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

کہ اے میرے محبوب تجھ سے زیادہ حسین آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور تجھ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے نہیں جنا۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں۔ ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ آسمان پر چودھویں کا چاند دمک رہا تھا۔ اور زمین پر ماہ مدنی کا حسن جلوہ گر تھا۔ میں کبھی آسمان کے چاند کو دیکھتا اور کبھی اس چاند کو جو آمنہ کی گود میں پلا تھا بخدا آپ آسمانی چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوتے تھے۔ اور اس فقرہ پر بھی غور کیجئے جو ایک صحابی نے کہا کہ جس دن آپ مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر شئے روشن ہو گئی تھی۔ اور جس دن آپ کا وصال ہوا مدینہ میں ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ ہر شئے تاریک ہو گئی۔ کوئی کہہ سکتا ہے یہ عشق کا تقاضا تھا۔ بے شک ہوگا لیکن خداوند قدوس نے اپنے محبوب کو جو حسن عطا فرمایا تھا اسے آپکے صحابہؓ نے بیان کیا۔ آج مجھے اس بارہ میں حضرت علیؓ کا بیان ایسا بلیغ اور جامع بیان نظر آیا۔ جو کسی دوسری کتاب میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ترمذی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک حضرت حسن نے حضرت علیؓ اور شمائل ترمذی میں ہند بن ابی ہالہؓ سے بیان کیا ہے لیکن حضرت علیؓ کا بیان جو ازالۃ الخفاء میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے نقل کیا ہے۔ اس کی صحیح لذت تو عربی عبارت میں ہے۔ کہ وہ ایک ادبی شہ پارہ بھی ہے۔ اور مختصر خلق اور خُلق دونوں پر جامع ومانع عبارت بھی ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ چند یہود حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اپنے ساتھی کا حلیہ بیان کیجئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔ اے گروہ یہود! میں غار میں بھی آپکے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح تھا۔ کوہ حرا پر ہم چڑھے تو باہم تھے لیکن آپکے متعلق کچھ بیان بڑا مشکل ہے تم یہ سوال علیؓ سے کرو۔ چنانچہ یہود حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابو الحسن اپنے چچازاد کا وصف بیان کیجئے۔ اس پر حضرت علیؓ یوں گویا ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ پست قد۔ درمیانہ قد سے ذرا نکلتا قد تھا۔ آپکا رنگ سفید تھا لیکن سرخی کی اس میں آمیزش تھی یعنی سرخ وسفید رنگ تھا۔ سر کے بال گھنگریالے نہ تھے ان میں قدرے خم ضرور تھا۔ بال کانوں تک لمبے تھے۔ کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔ کھلی پیشانی تھی۔ آنکھیں سیاہ اور کشادہ سینہ پر بالوں کی باریک لکیر ناف تک کالی کستوری کی مانند چمکتی تھی۔ دانت آبدار۔ ناک بلند گردن چاندی کی صراحی کی مانند صاف اور خوبصورت تھی۔ جسم اور سینہ پر سوائے اس باریک لکیر کے جس کا ذکر ہو چکا ہے بال نہ تھے۔ ہاتھ اور پاؤں پر گوشت اور گداز تھے۔ جب چلتے تھے تو آگے کو جھکے ہوتے گویا اونچی جگہ سے اتر رہے ہیں۔ جس کی طرف توجہ فرماتے تو پورا بدن پھیر کر توجہ فرماتے جب کھڑے ہوتے تو لوگوں میں ممتاز ہوتے بیٹھتے تو دوسروں سے اونچے معلوم ہوتے۔ آپؐ تکلم فرماتے تو لوگ ہمہ تن گوش ہوتے۔ آپؐ کی تقریر کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگ رو رہے ہوتے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ مخلوق پر رحم کرنے والے تھے۔ یتیم کے لئے مہربان باپ کی مانند تھے۔ تو بیوگان کے لئے شریف وکریم خاوند کی طرح تھے۔ بہت دلیر اور سخی تھے۔ ہاتھ کھلا تھا۔ روئے مبارک سحر کی مانند روشن تھا۔ آپؐ قباء کا استعمال فرماتے جو کی روٹی تناول فرماتے۔ تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔ آپؐ کی چارپائی کھجور کے بان کی بنی ہوئی تھی۔ پگڑیاں دو تھیں ایک کو سحاب دوسری کو عقاب کہتے۔ تلوار کو ذوالفقار۔ آپکے لشکر کا علم سفید رنگ کا تھا۔ اونٹنی کا نام عضباء خچر کا "دلدل" گدھے کا یعفور۔ گھوڑے کو بحر کہتے اور بکری کو بَرَکہ۔ آپکے عصا کا نام "ممشوق" تھا جس کے معنے طویل اور چھوٹے جھنڈے کا نام "الحمد" تھا۔ اپنے اونٹ کا گھٹنا خود باندھتے۔ پانی لانے والے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ اپنے کپڑے کو پیوند لگاتے اور جوتی کی خود مرمت فرماتے

(ازالۃ الخفاء مقصد دوم ص۲۷۴)

ترمذی میں آپ کا جو حلیہ بیان ہوا ہے اس میں ذکر ہے کہ آپکی انگلیاں موٹی اور پلکیں دراز۔ جوڑ ہڈیوں کے مضبوط۔ چہرہ باوقار اور پُر رعب تھا۔ جو دیکھنے والے کو متاثر کرتا۔ آپکی ریش مبارک گھنی۔ پیٹ اور سینہ برابر تھا۔ یعنی پیٹ بڑھا ہوا نہ تھا۔ سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فاصلہ تھا۔ رخسار مبارک ہلکے تھے۔ دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔ ابرو باریک اور گنجان تھے ملے ہوئے نہ تھے۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کی حالت میں ابھر جاتی۔ سینہ کشادہ تھا۔ کلائیاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ۔ رفتار تیز ہوتی۔ قدم کشادہ اٹھاتے۔ آنکھیں خوابیدہ رہتیں۔ لیکن اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھتی۔ پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ ملنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ ایڑھیوں پر گوشت کم تھا۔ ایک شخص نے براءؓ بن عازب سے پوچھا حضور کا چہرہ تلوار کی مانند تھا یا چاند کی مانند انہوں نے کہا چاند کی مانند یعنی کتابی نہیں قمری تھا۔ جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ چاند سے بڑھ کر حسین تھے۔

(شمائل ترمذی)

ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے کوئی آپؐ کا حلیہ پوچھے تو بتا نہیں سکتا۔ جب تک ایمان نہ لایا تھا آپکو دیکھنا گوارا نہ تھا جب ایمان لے آیا تو ادب اور محبت سے نظر بھر کر نہ دیکھا۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک قول ایک ایک عمل، ہر حرکت، آپکا حلیہ۔ آپکا خلق، آپکا بیٹھنا، آپؐ کا اٹھنا، سونا، ہم تک پہنچایا۔ ایک بار ایک صحابیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ نماز میں اللہ اکبر کہہ کر جب آپ ہاتھ باندھ لیتے ہیں تو سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے کیا پڑھتے ہیں

دوسرے صحابیؓ نے ان سے پوچھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سکوت فرماتے تو تمہیں کس طرح پتہ چلتا کہ حضورؐ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ آپؐ کی ریش مبارک کے ہلنے سے۔ اور یہ سب ایک امانت تھی جو انہیں سینوں میں محفوظ رہی اور انہوں نے یہ امانت محفوظ کر کے آنے والوں تک پہنچائی۔ کیا خوب فرمایا ایک عاشق رسول نے ؎

زہے خلق کامل زہے حسنِ تام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

قائدینِ کرام!
تمام ناخواندہ خدام کو ۳۰ جون تک خواندہ بنانا ہماری ذمہ داری ہے
(مہتمم تعلیم)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تا شود پیر کودکے ناداں
پیر باشد گذشتہ از دوراں

یعنی جب تک چھوٹا بچہ بوڑھا ہو۔ بوڑھا دنیا سے گذر جاتا ہے۔

ایں چنیں رسم ایں جہاں اُفتاد
تُف بَراں کش کہ دل براں بنہاد

اس دنیا کی رسم یہی ہے۔ اس شخص پر افسوس جس نے اس سے دل لگایا

ان دو اشعار میں حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک نہایت عام فہم مثال دے کر یہ بات سمجھائی ہے کہ یہ دنیا قائم رہنے والی نہیں ہے۔ اس میں جو شخص آتا ہے اسے یہاں سے جانا بھی پڑتا ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہاں کے جانے میں کچھ دیر بھی نہیں لگتی۔ ایک ہی وقت میں ایک بچہ چھوٹا ہوتا ہے اور دوسرا شخص بوڑھا ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کے بوڑھا ہونے تک بوڑھا شخص بھی زندہ رہے گا تو پھر تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی زندگی کسی حد تک لمبی ہے لیکن ایسا ہوتا نہیں بچہ جوان ہوتا ہے اور پھر بوڑھا ہوتا ہے لیکن اتنے عرصہ میں جو شخص اس کے بچپن میں بوڑھا تھا وہ اس دنیا سے گذر چکا ہوتا ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ یہ ایسی بات ہے کہ اس جہان کی اسے رسم کہا جا سکتا ہے یعنی طریقِ کار۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ ہم سب دیکھتے ہیں کہ کسی کے بچپن کے زمانہ میں جو شخص بوڑھا ہوتا ہے وہ اس کے بوڑھا ہوتے تک یہاں سے گذر جاتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے۔ تو ایسے شخص پر افسوس کرنے کا مقام ہے جو اس دنیا سے دل لگاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گویا اس نے یہیں رہنا ہے لوگوں کو جاتے دیکھتا ہے اور پھر بھی سمجھتا ہے کہ وُہ خود یہیں رہے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا جس طرح دوسرے لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اسے بھی اس دنیا سے ایک نہ ایک دن جانا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز (انگلستان) کے مارچ ۱۹۹۲ء کے شمارے میں مکرم محمد عمر صاحب "اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انسانیت کی برابری یعنی تمام انسانوں کی آپس میں برابری" کے موضوع پر کہتے ہیں کہ اگر ہم دنیا کی موجودہ حالت پر سرسری نظر بھی ڈالیں تو ہمیں یہ بات نظر آئے گی کہ ساری دنیا بے اطمینانی کی کیفیت میں سے گذر رہی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ایک ذہنی انتشار ہے اور بحران کی کیفیت۔ افراد ہوں یا اقوام۔ سب غیر مطمئن ہیں اور بے چین تمام ممالک کو ایسے حالات کا سامنا ہے جنہیں خطرناک کہا جا سکتا ہے۔ مستقبل قریب میں جن خطرات سے واسطہ پڑنے کا امکان ہے بلکہ خدشہ ہے وہ یوں لگتا ہے کہ مختلف ممالک کو اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ تباہی کے ہتھیار زیادہ سے زیادہ اکٹھے کرلیں چاہے وہ اپنی حفاظت کے لئے ہوں یا اپنے دشمنوں کی تباہی کے لئے۔ اور ایک دوڑ لگی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ کون کس سے زیادہ ہتھیار جمع کرتا ہے

جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو انسانی ترقی نے لوگوں کو روپیہ اکٹھا کرنے کی کوششوں میں مصروف کر دیا ہے اور روپیہ اکٹھا کرنے کے ذرائع کے متعلق یہ نہیں سوچا جاتا کہ اخلاقی اقدار کو بھی مدنظر رکھا جا رہا ہے یا نہیں۔ قانونی یا غیر قانونی طور پر جتنی دولت بھی اکٹھی کی جا سکے اکٹھی کر لینا ہر شخص اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔ جہاں تک آپس میں جذبات اخوت کا تعلق ہے اور خلوص اور ہمدردی جن کا منبع صرف اور صرف خدا کی ذات ہے یہ تو اب صرف کہانیوں میں مل سکتے ہیں حالت واقعی نہایت خطرناک ہے اور اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اس کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں ایمان اور اعتقاد نہ صرف یہ کہ ناپختہ ہو گئے ہیں بلکہ سرے سے ناپید نظر آتے ہیں۔ جہاں تک دین حق کا تعلق ہے۔ یہ کوئی زندگی کا فلسفہ ہی نہیں یہ ساری دنیا کے لئے مشعل راہ ہے اور بتاتا ہے کہ زندگی کس طرح گذارنی چاہیئے۔ روحانی طور پر یہ انسانوں کو سربلند کرتا ہے۔ اخلاق اور عادات ثقافت اور قوانین ان سب چیزوں پر اس طرح روشنی ڈالتا ہے کہ اگر ان پر غور کیا جائے تو ہماری حکومتوں کی انتظامیہ ہر قدم پر ان سے راہنمائی حاصل کرتی ہے۔ اقتصادی مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے اور آپس میں محبت اور الفت کے جذبات کو بھی فروغ دیتا ہے اسی طرح یہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی قوت مہیا کرتا ہے یہی وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے منبع سے پھوٹتی ہیں اور انسانوں کو آپس میں برابری کا سبق دیتی ہیں اور ہر لمحہ ان کی راہنمائی کرتے ہوئے انہیں حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ بناتی ہیں۔

مکرم محمد عمر صاحب نے اپنے اس مضمون میں متعدد حوالوں کی سند سے یہ بھی بتایا ہے کہ بائبل یعنی عہدنامہ جدید اور عہدنامہ قدیم میں بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہی کا ذکر ہے۔ وہاں بھی یہی ثابت کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اس کے ایک ہونے کی وجہ سے انسانیت کو بھی ایک ہونا چاہیئے اسی طرح ویدوں کے بھی آپ نے حوالے دیئے ہیں اور بتایا ہے کہ جہاں تک ان کی بنیادی تعلیم کا تعلق ہے وید بھی اسی بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ مختلف مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق تعلیم کا ذکر کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے کی بے اطمینانی اور غیر یقینی کا علاج صرف اور صرف اسی بات میں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائے اور اپنے آپ کو اسی کی عبادت کے لئے وقف کر دے جہاں تک اس کی عبادت کا تعلق ہے زندگی کا ہر شعبہ اور زندگی کے ہر شعبے میں ہر قول اور عمل خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہونا چاہیئے اور یہی وہ بات ہے جو انسانوں کو آپس میں ملا سکتی ہے اور انسانوں کی حقیقی ترقی کا باعث بن سکتی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کے اسی شمارے میں مسٹر بلال ایٹکنسن ہارٹلے پول نے قادیان کے جلسہ صد سالہ کے متعلق اپنے تاثرات بھی بیان فرمائے ہیں۔ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب کا ایک خط جو ایڈیٹر الفضل کے نام موصول ہوا تھا۔ اس کی تفصیل ہم الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ بعینہٖ وہی جذبات اور وہی واقعات انہوں نے اپنے اس مضمون میں بھی پیش کئے ہیں۔

۱۹۲۰ء کے ریویو آف ریلیجنز کے جنوری اور فروری کے شمارے میں ایک احمدی دوست نے قادیان پہلی دفعہ دیکھ کر اپنے جذبات کا جو اظہار کیا تھا وہ مضمون کی صورت میں شائع کروایا۔ اس مضمون سے قادیان کی ۱۹۲۰ء کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ انہوں نے روزمرہ کی زندگی جو احمدی دوست۔ احمدی خاندان وہاں گزار رہے تھے اس کی ایک نہایت حسین جھلک پیش کی ہے۔ مضمون کے اختتام پر آپ نے لکھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص جذبے سے معمور ہے۔ ہر شخص جو کچھ بھی وہ کر سکتا تھا کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہتا تھا بلکہ وہ کچھ کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہمہ وقت مصروف رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ سکول کے طلباء بھی جذبے سے معمور نظر آتے تھے اور ان کی جیبوں میں جو چند پیسے موجود ہوتے تھے ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ یہ رقم احمدیت کے لئے صرف کی جا سکے وہ کسی ایک موقعہ پر چندہ جمع کرنے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابھی ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ چار ہزار روپے مزید جمع ہو گئے اور اس میں کیا شک ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد کا یہ عہد کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ان سے ہر وہ بات نہایت خوش دلی کے ساتھ کرواتا ہے جو احمدیت کی ترقی کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہے وہ اپنا وقت بھی صرف کرتے ہیں اور اپنا مال بھی۔ وہ اس راہ میں اور اپنی جانیں بھی پیش کرتے ہیں اور اس میں کیا شک ہے کہ کئی احمدی دوستوں نے دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی جانیں پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ احمدیت کے لئے کوئی قربانی ایسی نہیں جس سے دریغ کیا جانا چاہیئے۔

اسی رسالے میں ایک اور مضمون مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "مذہب کی ضرورت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر اعتقاد"۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے متعدد ممالک میں نہایت کامیابی کے ساتھ احمدیہ جماعت کی خدمات سرانجام دی ہیں آپ نے اپنا یہ کام غانا سے شروع کیا تھا اور پھر اس فہرست میں امریکہ اور جرمنی بھی شامل ہو گئے۔ اب آپ میدان عمل سے تو فارغ ہو چکے ہیں لیکن چونکہ کوئی مربی ساری عمر کام کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے فراغت کے بعد بھی آپ ضرورت کے مطابق خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی خدمت ہے کہ آپ اپنے علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اپنے قلم کو کام میں لاتے ہیں۔ ○

(ن۔ س)

ایک چھوٹی سی بات

آپ نے بڑی کاوش سے مضمون لکھا اور پھر اسے فوٹوسٹیٹ کروایا اور فوٹوسٹیٹ کاپی الفضل کو بھجوا دی۔ ہمارے لئے یہ مشکل پیش آتی ہے کہ پڑھتے ہیں تو فقرے نامکمل۔ بعض الفاظ غائب۔ دراصل آپ نے یہ فوٹوسٹیٹ ہمیں ارسال کرتے وقت یہ نہیں دیکھا کہ فوٹو سٹیٹ بائیں طرف سے اچھی طرح فوٹوسٹیٹ نہیں ہوا۔ الفاظ کٹ گئے ہیں اور فقرے نامکمل رہ گئے ہیں۔

آپ فوٹوسٹیٹ اپنے پاس رکھئے اور اصل مضمون ہمیں ارسال کیا کریں۔

مضمون لکھیں بھی خوشخط۔ خط کی طرح نہیں بلکہ "خوش خط"۔ یہاں "خوش" پر زور ہے۔ ہمیں پڑھنے میں آسانی رہے گی۔ کاتب حضرات غلطی کم کریں گے۔ خط سے تو صرف مطلب سمجھنا کافی ہوتا ہے۔ کوئی لفظ نہ بھی پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن مضمون کا ایک ایک لفظ کا پڑھا جانا چاہیئے۔ تاکہ صاف لکھا بھی جائے اور قارئین روانی سے پڑھ سکیں اور آسانی سے سمجھ سکیں حاشیہ چھوڑنے والی بات تو ہم پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکے ہیں۔ ○

(ادارہ)

عام طور پر درختوں کے پاس سے گذرتے ہوئے ایک آدھ پتہ توڑ ہی لیا جاتا ہے۔ باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ پتہ اپنی جگہ پر رہے تو زیادہ خوبصورت لگتا ہے۔ اور توڑ کر تو ہم نے مسل کر پھینک دینا ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال درختوں کے پاس سے گذرتے ہوئے یونہی بلاوجہ ایک آدھ پتہ توڑ لینے کو جی چاہتا ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پتے توڑ اور منہ میں ڈال لیا۔ حالانکہ ہمیں یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ پتہ کس درخت کا ہے۔ یعنی درخت یا جھاڑی یا بیل کا کیا نام ہے۔

اب محکمہ زراعت نے لوگوں کو خاص طور پر اسلام آباد میں رہنے والوں کو۔ تنبیہہ کی ہے کہ اس طرح بغیر سوچے پتے منہ میں ڈالنا۔ ایسا کرنے والے کو ہلاکت کے منہ میں لے جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسا نہ کیا جائے۔ بعض درخت یا پودے اور بیلیں ایسی ہیں ان کی زہر موت کا باعث بن سکتی ہے۔

اگر یہ بات اسلام آباد کے باسیوں سے کہی گئی ہے تو یقیناً دوسرے مقامات پر رہنے والوں کے لئے بھی مفید ہی ہوگی۔

پس بلاوجہ پتے نہ توڑیئے۔ اور منہ میں تو بالکل نہ ڈالئے۔

اس چھوٹی سی بات کا نتیجہ بہت بڑا بھی ہو سکتا ہے۔ ○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محمد نواز گورایا

چوہدری رحمت علی صاحب ملہی

جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے معزز دوست مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ملہی گذشتہ عید الاضحیٰ کے روز اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت مکرم چوہدری فضل داد ملہی صاحب کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔

جوں جوں آپ نے ہوش و حواس سنبھالا آپ احمدیت کے شیدائی اور فریفتہ ہوتے گئے۔ دعاگو، تہجد گذار، روزہ اور نماز باجماعت کے پابند تھے۔ آپ دورانِ نماز کچھ اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات پیش کرتے جیسے دو بدو گفتگو ہو رہی ہے۔ ایسا انہماک دیکھ کر کئی نوجوان اور آپ کے عزیز اس یقین پر قائم ہوئے کہ اپنی تمام حاجات خدا تعالیٰ کے حضور ہی پیش کرنی چاہئیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں تنگی اور ترشی کے بھی کئی دور دیکھے مگر ہمیشہ ہی انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور زبان پر کبھی شکوہ نہیں لائے۔ عزیزوں اور اقرباء سے نہایت اچھے تعلقات تھے۔ علاوہ ازیں آپ کا بچوں کے ساتھ نہایت شفقت بھرا سلوک تھا۔ محلہ اور گاؤں میں ہر ایک کے ساتھ مسکراتے چہرہ سے پیش آتے۔ آپ کی انہی خصوصیات کے پیش نظر گویا تمام گاؤں ہی آپ کے دوستوں میں شامل تھا۔ آپ کی شخصیت بھی بہت پُرکشش تھی۔ لمبا قد اور سمارٹ جسم سرخ و سفید رنگ۔ آواز بڑی خوش الحان تھی۔

زندگی کے آخری حصہ میں آپ کو مرکز سلسلہ میں محلہ دارالعلوم میں بھی چار سال تک قیام کا موقع ملا۔ جہاں آپ نے مربی اطفال کے عہدہ پر فرائض سرانجام دئیے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے نظامِ وصیت میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اتفاق ایسا ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز قبل ہی ربوہ میں اپنی وصیت کا تمام حساب بے باک کر دیا تھا۔ عید کے روز نماز پڑھنے کے بعد آپ بخیر و عافیت البیت سے نکلے تمام دوستوں اور عزیزوں سے ملتے جلتے اور ہنستے کھیلتے ہی آپ نے شام چار بجے کے قریب اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور آپ کے لواحقین کو احمدیت کا شیدائی بنائے۔ ○

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد

مکرم ملک رسول بخش صاحب

میرے والدِ محترم ملک رسول بخش صاحب اوورسیئر آف ڈیرہ غازی خان کو ۱۵ سال کی عمر میں ۱۹۰۴ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (خدا تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) کی قادیان میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور آپ ایک پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شمار ہوئے۔

آپ کی وفات ۱۹۷۱ء میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تقسیم ملک سے قبل اباجان امورِ عامہ قادیان میں تھے۔ پھر بعد میں محکمہ آبادی ربوہ میں ملازمت اختیار کی۔

آپ کی زندگی ایمانداری۔ سادگی توکل علی اللہ اور امام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تعبیر تھی۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ لوگوں کو تو سادگی پر فخر ہوتا ہے مگر سادگی کو مجھ پر فخر ہے۔ محکمہ نہر جیسے ڈیپارٹمنٹ میں حد درجہ ایمانداری سادگی اور بڑے ڈھنگ طریقہ سے نوکری کی۔ افسر۔ برابر کے دوست احباب اور ماتحت آپکی کارکردگی سے بڑے متاثر تھے۔ گھر میں جماعت کے متعلق اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ امام جماعت احمدیہ سے بے لوث۔ غیر مشروط اور بغیر کسی ذہنی تحفظ کے لگاؤ پیدا کئے رکھو۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے بزرگ والد کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ خدا مجھے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ ○

امۃ المتین - رچنا ٹاؤن۔ شاہدرہ

مکرمہ سردار بی بی صاحبہ

میری پیاری دادی جان مکرمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کرتوی دعاؤں کا وہ انمول خزانہ جو ہم سب بہن بھائیوں کو اپنی دعاؤں سے فیضیاب کرتا تھا وہ محبتوں کا پیکر ۸۔ اپریل ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۲، رمضان المبارک اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

آپ بہت ہی سادہ طبیعت کی مالک تھیں ساری زندگی اپنا کام خود کیا۔ نہایت شفیق نرم مزاج، مہمان نواز نیک فطرت، رحم دل عبادت گذار صابر اور صفائی پسند تھیں۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ اٹھتی تھیں ساری عمر کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا۔ جس سے کسی کا دل دکھے۔ وہ ایک محبت کا ایسا چشمہ تھا جسے اپنے یا پرائے کا امتیاز نہ تھا۔ ہر ایک سے محبت کا سلوک کرتی تھیں وہ ہمارے آبائی گاؤں کرتو میں رہتی تھیں۔ ہم سب کہتے کہ آپ اب یہاں ہمارے پاس رہیں ہم بھی آپ کی خدمت کر سکیں۔ تو وہ کہتی تھیں کہ "ہم گاؤں میں خوش ہیں" جب ہمارے پاس آتیں ہم فارغ ہو کر اُن کے پاس بیٹھتیں تو وہ ہمیں گھر کے کام کرنے اور نماز و تلاوت کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ ان کی اچھی اچھی باتیں آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔

دادا جان بتاتے ہیں کہ ان کی شادی چھوٹی عمر میں ہی ہوگئی تھی۔ جب میرے دادا جان نے ۱۹۳۲ء میں بیعت کر لی اور دادی جان سے کہا کہ تم بھی بیعت کرو تو دادی جان نے بھی بیعت کر لی۔

آپ کے ۳، بیٹے اور ۶ بیٹیاں تھیں (ایک بیٹی شادی کے بعد وفات پاگئی) دادی جان کو بہت شوق تھا کہ اُن کے بچے پڑھے لکھے ہوں اور خدا نے ان کی خواہش پوری کی پھر انہوں نے بچوں کی شادیاں اچھے اچھے گھرانوں میں کیں۔ سب خدا کے فضل سے خوش ہیں۔ مرکز سے جب کوئی مہمان آتا تو اُسے گھر بلواتیں کھانا کھلاتیں اور ربوہ کے حالات دریافت کرتیں۔ مسافروں اور غریبوں کی مدد کرتی تھیں ایک نابینا آدمی (جسے اس کے گھر والوں نے نکال دیا تھا) کی خدمت مسلسل ۳، ماہ تک کی۔

دادی جان کو دل کی تکلیف شروع ہوئی اُن کا سانس بہت جلد پھول جاتا تھا جب بھی ہم ان کی خیریت دریافت کرتے وہ کہتیں کہ "خدا کا شکر ہے" جب زیادہ بیمار ہوئیں تو لاہور ہسپتال لائے۔ جہاں آٹھ اپریل کو آپ وفات پاگئیں۔

آپ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا ان کے جنازے میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں انہیں دفن کر دیا گیا۔ اُن کی طرف سے وصیت کے چندے کا ایک پیسہ بھی بقایا نہ تھا۔ سب پڑھنے والوں سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دادی جان کے درجات بلند فرمائے۔ ○

عبد الحق چک ۲۷۵ ر۔ب

مکرم فضل عمر صاحب

محترم دادا جان احمدیت کے فدائی تھے اور پیدائشی احمدی تھے۔ احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔ آپ نے ۷۵، ۷۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات سے پہلے آپ فیصل آباد ہسپتال میں کچھ دن بیمار رہنے کے بعد جنوری ۱۹۹۰ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خاکسار کو محترم والد صاحب نے مارا تو وہ بے چین ہو گئے۔ ان سے رہا نہ گیا۔ اور خاکسار کو اٹھا کر لے گئے اور ابا جان کو ڈانٹنے لگے۔

ساری زندگی انہوں نے کبھی کسی بچے کو نہ مارا بلکہ آپ بچوں سے ہمیشہ پیار سے پیش آتے تھے۔ آپ کا متبسم چہرہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ بڑے محنتی اور جفاکش تھے۔ آپ کی صحت ساری عمر بڑی اچھی رہی تھی۔ آپ اس بات "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" پر پوری طرح عمل کرنے والے احمدی تھے۔

آپ نے کبھی کسی کی خواہش کو رد نہ کیا تھا بلکہ آپ ہر ایک کی خواہش کا احترام کرتے تھے۔ آپ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔ خوش گفتار نہایت حلیم الطبع تھے آپ نے حسبِ توفیق جماعتی تحریکات میں حصہ لیا۔

۱۹۴۷ء میں جب ترکِ وطن کرنا پڑا تو ان حالات کو بڑے اچھے انداز میں سناتے۔ تاکہ ہم بچوں کو یاد رہے کہ پاکستان بننے میں کیا کیا مصائب اٹھانے پڑے۔ بچوں سے پیار کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی باہر سے گھر آتے تو بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے تھے الغرض میرے دادا جان بہت سی صفات کے مالک تھے۔ آخر میں تمام افراد جماعت سے محترم دادا جان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ○

مجید احمد خان۔ چک ۱۶۶ مراد

مکرمہ حمیدہ بی بی صاحبہ

میری والدہ حمیدہ بیگم صاحبہ مکرم حکیم محمد الزمان عباسی صاحب اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو آف اورنگ آباد ضلع اٹک کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ صفائی پسند۔ انصاف پسند۔ خوش پوش۔ خوددار

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

آج کل کی تعلیم یافتہ عورتیں یہ سمجھنے لگ گئی ہیں کہ ہم بھی وہ سب کام کر سکتی ہیں جو مرد کر سکتے ہیں۔ اگر مرد کشتی کرتے ہیں تو عورتوں نے بھی کشتی لڑنی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ کجا عورتوں کی شرم و حیا اور کجا کشتی۔ اسی طرح عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نوکریاں کریں گی۔ حالانکہ اگر وہ نوکریاں کریں گی تو ان کی اولادیں تباہ ہو جائیں گی۔ وہ بچوں کی تربیت کیونکر کر سکیں گی۔ یہ غلط قسم کی تعلیم ہی ہے جس نے عورتوں میں اس قسم کے خیالات پیدا کر دیئے ہیں۔ ولایت میں عورتوں کے اس قسم کے طریق اختیار کرنے پر ایک شور برپا ہے۔ چنانچہ جن ملکوں کے لوگوں میں اولادیں پیدا کرنے کی خواہش ہے وہ یہی چاہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے تمام ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور جس کام کے لئے عورتیں پیدا کی گئی ہیں وہی کام کریں۔ حالانکہ گھر میں سب سے قیمتی امانت بچہ ہے اور بچہ کی تعلیم و تربیت ماں کا اولین فرض ہے۔ اگر عورتیں نوکری کریں گی تو بچوں کی تربیت ناممکن ہے۔

میری غرض اس تمہید سے یہ ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے عورت کو فکر اور دل و دماغ بخشا ہے تاکہ وہ عرفان حاصل کرے وہاں مردوں اور عورتوں میں اختلاف و اشتراک بھی رکھا ہے اور مردوں کو اپنے اختلاف دیکھتے ہوئے اپنے کام کرنے چاہئیں اور عورتوں کو اپنے۔ خواہ جن باتوں میں اشتراک ہے وہ مرد اور عورت دونوں پر فرض ہیں۔

اصل ذمہ داری عورتوں پر بچوں کی تعلیم و تربیت کی ہے اور یہ ذمہ داری میدانِ عمل میں (سعی) کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں۔ اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو تو قوم کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور قوم ترقی کرتی ہے۔ اگر ان کی تربیت اچھی نہ ہو تو قوم مزدور ایک نہ ایک دن تباہ ہو جاتی ہے۔ پس کسی قوم کی ترقی اور تباہی کا دارومدار اس قوم کی عورتوں پر ہی ہے۔ اگر آجکل کی مائیں اپنی اولادوں کی تربیت اسی طرح کرتیں (جس طرح)، تو کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ان کے بچے بھی ویسے ہی قوم کے جان نثار سپاہی ہوتے جیسے کہ (....) کی اولادیں تھیں۔ اگر آج بھی (اللہ ایسا نہ کرے) جماعت احمدیہ میں کوئی خرابی واقع ہوئی تو اس کی عورتیں ہی ذمہ دار ہوں گی۔

الغرض ماؤں کی یہ ذمہ داری اس قدر اہم ہے کہ اگر مخلص مرد چاہیں کہ وہ اپنی اولادوں کی تربیت کریں تو ان میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو گی۔ کیونکہ بچوں کی تربیت کرنے کی طاقت اور ملکہ عورت میں ہی ہے اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی اس اہم ذمہ داری کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کر دو۔ بلکہ پوری توجہ سے اس فریضہ کو ادا کرو۔ تم میں سے کتنی ہیں جو یہ چاہتی ہیں کہ تمہارا بچہ خوب صورت ہو۔ تندرست ہو۔ اگر وہ بدصورت ہوتا ہے یا کالا ہوتا ہے تو تم سارے جہان کے پوڈر لگا لگا کر اس کو خوبصورت بنا کر دکھانے کی کوشش کرتی ہو۔ لیکن اگر تم اس کو انسانوں والی شکل دے بھی دو مگر اس کی روح انسان والی نہ ہو تو کیا تم اس کو دیکھ کر خوش ہو گی۔ اگر تم اپنے بچوں کی روح کی خوبصورتی کی پرواہ نہ کرو گی تو تم اس کی سخت ترین دشمن ثابت ہو گی۔ کیونکہ تم نے ظاہری شکل تو انسان کی دی مگر اصل میں سانپ اور بچھو سے بدتر بنا دیا۔ تم نے بے شک اس کی ظاہری زیبائش اور آرائش میں کوئی کمی نہ رکھی مگر اس کے اندر شیطان پیدا ہو گیا۔ پس آج کی عورتیں اپنے بچوں کی تربیت کا خیال چھوڑ دیں گی اور آئندہ نسل انسان نہیں بلکہ سانپ اور بچھو پیدا ہوں گے تو پھر کیا تم اس وقت جب سانپ اور بچھو انسانوں کی شکل میں آ گئے ان کو دیکھ کر خوش ہو گی۔ اگر تمہارے ہی بچے تمہاری تربیت کے نتیجہ میں کسی دن نیک ہوں گے۔ تو وہ تمہارے لئے اور تمہاری روحوں کے لئے دعائیں کریں گے ورنہ وہ تم پر لعنت کے سوا اور کیا بھیجیں گے ایسی کئی مثالیں ہیں کہ مائیں اپنے بچوں کو چوری اور ڈاکے اور جھوٹ کی عادتیں ڈالتی ہیں۔ ○

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

تھیں۔ کبر و غرور۔ خود پسندی و خود نمائی سے نفرت تھی۔ دوسروں سے حسن سلوک میں پیش پیش تھیں لیکن کسی سے اپنی اعانت کی خواہش نہ تھی۔ جماعت احمدیہ سے بہت لگاؤ تھا۔ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مہمان نواز تھیں۔

بہت عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۱۶۶ مراد رہیں۔ مرکزی اخبار اور رسالہ جات بہت محبت سے پڑھتیں۔ چندہ جات وقت پر ادا کرتیں۔ اور مرکز کی ہر تحریک میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ اور تمام چندوں کا حساب بھی وفات کے وقت صاف تھا۔ بلکہ زیادہ ادائیگی کی ہوئی تھی۔ تمام عزیزوں رشتہ داروں اور غیروں سے حسن سلوک کرتیں صابر و شاکر تھیں۔ یتیمی میں پرورش پائی۔ جوانی میں بیوہ ہوئیں جبکہ ہم تمام بہن بھائی بہت چھوٹے تھے۔ ایک جوان بیٹے اور بیٹی کے خاوند کے عالم شباب میں انتقال بڑی جواں مردی اور صبر سے برداشت کئے اور بچوں کو کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ ہونے دی۔

ہر کسی کے لئے دعاگو رہتی تھیں۔

مورخہ ۱۹ مارچ ۹۲ء بروز جمعرات ساڑھے تین بجے صبح سحری کے وقت اپنی جان آقائے حقیقی کے سپرد کی۔ ان کی نماز جنازہ بیت اقصیٰ ربوہ میں جناب مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ کے معاً بعد پڑھائی اور ۴ بجے کے قریب ان کا جسدِ خاکی بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر پر دعا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کروائی۔

اے خدا تو ہماری جفاکش صبر و استقلال کی پیکر عظیم والدہ کو جس نے دنیا کے کسی بھی دکھ اور تکلیف کو ہماری پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر ملحوظِ خاطر نہ رکھا۔ آج اپنی بے پایاں رحمت کے صدقہ میں فضل فرماتے ہوئے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور احسن سلوک فرما ہماری کوتاہیوں اور سستیوں کو معاف فرما اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرما۔

احبابِ جماعت سے بھی درخواست دعا ہے۔ ○

دورانِ تعلیم اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جس کے بیان کرنے سے دیگر طلباء کو خواہ وہ آپ کی درس گاہ سے تعلق رکھتے ہوں یا دنیا کی کسی دوسری درس گاہ سے فائدہ ہو سکتا ہو تو وہ ضرور بیان کیجئے آپ ایسی باتیں مختصراً تحریر کر کے الفضل کو بھی بھجوا سکتے ہیں۔ ہم آپ کے شکریہ کے ساتھ ایسی باتیں شائع کریں گے۔

(ادارہ)

رضائے خدا

اے مرے جسم و جان کے مالک
اور دونوں جہان کے مالک
سچ تو یہ ہے کہ جو جہاں پر ہے
تیری تحمید ہی زباں پر ہے
تیری تقدیس کے ترانے ہیں
بات کرنے کے یہ بہانے ہیں
جو کہا تو نے کر رہے ہیں سب
نام تیرا ہے سب کے زیرِ لب
جو صدا ہے پکارتی ہے تجھے
دل میں اپنے اتارتی ہے تجھے
حسن ہر چیز کا ہے تیرا حسن
تو نے اس طرح سے بکھیرا حسن
جلوہ جلوہ ہے تیرا ہی پرتو
تو نے ہر روشنی کو دی ہے ضو
جس پہ ہو جائے تیری نگہِ کرم
اس کی ہر سانس ہے بقا کا بھرم
سارا عالم ہے اس کے زیرِ نگیں
آسماں اس کا اور اس کی زمیں
اس کو غم ہے نہ اس کو ڈر کوئی
پیار کرتا ہے اس سے ہر کوئی
ہاں مگر "ہر کوئی" میں ہے شامل
جس کی آنکھیں بھی صاف صاف ہے دل
ورنہ وہ جو شریرِ فطرت ہے
تیرے پیاروں سے اسکو نفرت ہے
اَے خدا میں تو محض لاشئے ہوں
مجھ پہ کھول اپنا کوئی رازِ دروں
تو مرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے
اور اپنی رضا پہ چلنے دے
مَیں وہی کچھ کروں جو چاہے تو
تیرے اخلاق ہوں مری خو بو
اپنے فضلوں سے سُرخرو کر دے
یعنی جو چاہتا ہے تو، کر دے

"آنکھوں کی ٹھنڈک"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صا سے آگے

نے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کو خواتین مبارکہ کے زمرہ میں شامل فرمایا۔ انہوں نے انتہائی خلوص اور وفاداری کے ساتھ دس سال تک اپنے شوہر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امامت کی عظیم الشان ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے کے لئے آپ کا ساتھ دیا اور پے در پے ابتلاؤں کے اس دور میں کمال صبر و ثبات اور شجاعت اور وفا کا اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا اور بے مثال خدمات دینیہ کی عالمی سطح پر توفیق پائی اور اپنے آرام اور ساری استعدادوں کو اسی راہ میں صرف کر دیا۔

ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین حضرت سیدہ موصوفہ کے ساتھ رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ دے اور اپنے قرب میں اُن کے درجات بلند فرماتا رہے اور اُن کی نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھے۔

کارکنان ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ہم جملہ کارکنان ضیاء الاسلام پریس اپنے رب کے حضور دُعاگو ہیں کہ وہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی جملہ خدمات دینیہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا کرے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

اس صدمہ کے موقع پر ہم اپنے پیارے امام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں مغموم دلوں سے تعزیت پیش کرتے ہیں اور اپنے رب کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مولا کریم ہمارے جان سے پیارے حضور اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے تمام خاندان اور جملہ افراد جماعت کے مغموم دلوں پر سکینت نازل فرمائے۔ سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ صاحبہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے

قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر وہ تحریر جو ادارہ الفضل کو ارسال کی جائے (خط ہو یا مضمون) اس پر آپ کے دستخط بھی ہونے چاہئیں اور پورا پتہ بھی۔

اطلاعات واعلانات

اعلان نکاح:- مکرم خالد سیف اللہ صاحب ابن مکرم میاں عبداللہ جان آف پشاور حال قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاکین بیلجیئم کے نکاح ہمراہ عزیزہ ثوبیہ سرور صاحبہ بنت مکرم میاں غلام سرور خان صاحب آف پشاور بعوض حق مہر ۳۵ ہزار بیلجیئن فرانک پندرہ تولہ سونا اور ایک مکان کا اعلان بعد نماز عصر بیت السلام برسیلز۔ بیلجیئم میں مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۲ء کو مکرم شمیم احمد صاحب خالد مربی و امیر جماعت بیلجیئم نے پڑھا۔

○ مکرم محمد رفیق صاحب ابن مکرم صوفی محمد شریف احمد صاحب آف آرام باڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا نکاح عزیزہ ناہید فاطمہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم نسیم احمد صاحب کاشمیری نے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت الطاہر آرام باڑی میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم محمد ایوب صاحب طاہر چک نمبر ۹ متابہ ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "ساجدہ ایوب" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم محمد شریف صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب کی نواسی ہے۔

○ مکرم رانا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ جمال پور ضلع خیرپور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۷ مارچ ۱۹۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "منیر احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضور انور کی بابرکت تحریک "وقف نو" میں شامل ہے۔ اور مکرم چوہدری ہدایت علی صاحب آف محمود آباد فارم (سندھ) کا پوتا اور مکرم محمد جلال خان صاحب بلوچ آف کریم نگر (تاہلی) کا نواسہ ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم سعید الرب صاحب آف بلال گنج لاہور ابن مکرم قاضی عبدالرزاق صاحب (ریاست لسبیلہ) مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء کو وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم صدیق شاکر صاحب صدر حلقہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ خیر النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید فضل الرحمن فیضی صاحب (آف منصوری) مقیم اسلام آباد مورخہ ۱۶ مارچ ۹۲ء بوقت ۸ بجے دن وفات پا گئیں۔

آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور کی صاحبزادی تھیں انہوں نے اپنے پیچھے ۲ بیٹے اور ۲ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے سید عزیز الرحمن صاحب حال مقیم اسلام آباد اور دوسرے بیٹے سید محمود احمد صاحب مقیم اسلام آباد بیٹی سیدہ اختر فیضی صاحبہ زوجہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف آف کینیڈا اور سیدہ نعیمہ ہارون صاحبہ زوجہ سید محمد ہارون صاحب بخاری آف جہلم ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ۱۷ مارچ ۹۲ء کو بیت مبارک میں نماز فجر کے بعد محترم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

○ محترمہ معینہ خاتون صاحبہ (عرف ریحانہ خاتون) اہلیہ مکرم عبدالاحد صاحب کورنگی ٹاؤن کراچی۔ مورخہ ۱۳ مارچ بروز جمعہ دل کے شدید دورہ کے نتیجہ میں ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں وفات پا گئیں۔ احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم ملک خدا بخش صاحب آف ساہیوال مورخہ ۱۲ اپریل کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے۔ اُن کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز مغرب جناب مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی اور اگلے روز صبح تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

۲۔ جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو اس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہوں وہ امتحان کے نتیجہ کی انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں

۳۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں

۴۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۵۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

وقفِ اولاد کے والدین کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے وقف اولاد کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں۔ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط وکتابت کی جا سکے۔ اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ بشریٰ عنبرین بنت مکرم امیر احمد قریشی صاحب سمن آباد لاہور نے ایم ایس سی میتھ کے امتحان منعقدہ ۱۹۹۰ء میں پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

ناظر تعلیم
(صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ)

کامیابی: مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیرالیون کے بیٹے عزیزم محمد اکرم نے کلاس پنجم میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔

مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ سیرالیون کے بیٹے عزیزم رحیم الدین نے کلاس پنجم کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

اگر آپ ایک بہت اچھے طالب علم ہیں اور اچھے نمبروں میں امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اپنے طالب علم بھائیوں اور بہنوں کو بھی بتائیں کہ آپ کس طرح مطالعہ کرتے ہیں۔ کب اور کتنا وقت۔ یہ بات یقیناً دوسرے طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ملکی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے کہا ہے کہ سپیکر مارشل لاء کی باتیں کرنے والوں کو نااہل قرار دے سکتا ہے۔ جو ارکان جلسوں اور اخباری بیانات میں ملک میں جاری دستوری اور آئینی نظام کو تباہ کرنے کے لئے مارشل لاء کی باتیں کرتے ہیں ان کے خلاف آئین کے مطابق کارروائی ہو سکتی ہے۔ پارلیمنٹ کا ہر رکن اخلاقی اور قانونی طور پر آئین کی پاسداری کا پابند ہے۔ جس کا اس نے حلف اٹھا رکھا ہے۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے قومی مفاد کو ہر چیز پر بالا رکھیں۔

○ امریکی ترجمان نے کہا ہے ایٹمی مسئلہ پر امریکہ پاکستان اور بھارت سے برابر کا سلوک کر رہا ہے۔ محکمہ خارجہ پاکستان کو فوجی سپیئر پارٹس کی فروخت کی حمایت کانگریس کی سماعت کے دوران بھی کرے گا۔ پاکستان کے ساتھ نیوکلیائی مسئلہ پھنسا ہوا ہے۔ افغانستان میں امریکہ کی دلچسپی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ وہاں امن قائم کرنے کی امریکی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔ امریکی سفارت کار نے پریس بریفنگ میں یہ باتیں کہیں۔

○ افغانستان کے سابق صدر نجیب اللہ کے متعلق بیگم نسیم ولی نے کہا ہے کہ ان کے لئے ہمارے گھر کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ ولی خان کو پٹھانوں کا قائد اور اپنا باپ کہتے رہے ہیں۔

○ افغانستان کی صورت حال کیونکہ پوری طرح واضح نہیں ہے اس لئے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر غلام اسحٰق نے کہا ہے کہ فی الحال وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ مجاہدین کونسل کے بارے میں فیصلہ کے بعد ہی حالات کا صحیح پتہ چلے گا۔ مناسب وقت پر اظہار خیال کروں گا۔

○ مسئلہ کشمیر کے متعلق صدر غلام اسحٰق نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو فتح یا شکست کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ الزامات اور جوابی الزامات سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ خطے میں امن کے لئے مسائل کا حل ضروری ہے۔

○ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے سندھ میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت اور تخریب کاری کے واقعات کی روک تھام سرکاری شخصیات و املاک اور شہریوں کے مال و جان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے سندھ پولیس کو الرٹ کر دیا ہے۔ چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ صوبے میں کسی وقت آپریشن شروع کر دیا جائے گا۔ بڑے پیمانے پر گرفتاریاں جاری ہیں۔

○ یمن میں سعودی عرب کے سفیر کو جنہیں ایک مسلح شخص نے سفارت خانے میں یرغمال بنا رکھا تھا، رہا کرا لیا گیا ہے۔ اس رہائی کے لئے ۱۸ گھنٹے مسلسل کوشش کرنی پڑی تھی۔ مسلح شخص نے ان کی رہائی کے لئے ۱۰,۰۰۰۰ ڈالر کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس کا یہ مطالبہ پورا ہونے سے پہلے وہ گرفتار کر لیا گیا۔

○ بی۔ سی۔ سی۔ پی کے سربراہ زاہد علی اکبر نے اعلان کیا ہے کہ جاوید میاں داد کو قومی کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا ہے۔ انگلینڈ کے دورے پر سلیم ملک نائب کپتان اور انتخاب عالم مینیجر ہوں گے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ نیشنل میوزیم کراچی سے نوادرات چوری کر کے ہالینڈ میں فروخت کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے نوادرات کا سراغ لگانے کے لئے یونیسکو کی خدمات حاصل کر لی ہیں چوری شدہ نوادرات کو سُئی نیلام گھر ایمسٹرڈیم میں فروخت کیا گیا۔

○ راکٹ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لئے بھارتی وفد روس پہنچ گیا۔ روسی خلائی ادارے اور بھارتی خلائی ریسرچ تنظیم کے درمیان تیس کروڑ ڈالر کا معاہدہ ہونے کا امکان ہے۔

○ ذوالفقار علی بھٹو کی برسی کے موقعہ پر اغوا ہونے والے آٹھ کارکنوں کی رہائی کے لئے ۳۶ لاکھ کے تاوان کا مطالبہ۔ ڈاکوؤں نے پیپلز پارٹی کے دو کارکنوں کو رقم لانے کے لئے رہا کر دیا ہے۔ رہا ہونے والوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی تاہم انہیں تاوان کی رقم کے لئے یقین نہیں دلایا گیا۔ لاہور پہنچنے والے دونوں کارکن انتہائی خوف زدہ ہیں۔ اغوا شدگان کے گھروں میں سوگ طاری ہے۔ ایک نوجوان کی شادی کے لئے اس کے گھر والے تیاریاں کر رہے تھے۔

○ ایران اور کویت کے درمیان خطے پر بیرونی مداخلت پر اتفاق رائے نہ ہو سکا۔ علی اکبر ولایتی کا دورہ ختم ہو گیا ہے۔ دونوں ملکوں میں باہمی تعاون میں اضافے کے لئے کمیشن قائم کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے امیر پروفیسر غلام اعظم پر مقدمہ چلانے کے سلسلے میں طلبہ کے دو گروہوں میں تصادم کے نتیجے میں ۳۰۰ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔

○ چینی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ چین سوویت ریاستوں کی دولت مشترکہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس لئے سابقہ سوویت یونین کی ہر ریاست سے انفرادی سطح پر تعلقات قائم کئے جائیں گے۔

○ شام کی قومی ائیر لائنز کو طرابلس کے لئے اپنی پرواز فضائی روٹ کے درمیان آنے والے ممالک کی طرف سے اجازت نہ ملنے پر منسوخ کرنی پڑی۔ لیکن شام نے کہا ہے کہ وہ لیبیا کے لئے اپنی پرواز شروع کرنے کے لئے کوششیں جاری رکھے گا۔

○ جمعہ ۲۴ اپریل کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی افغانستان کے مسئلے کے حل کے سلسلہ میں پاکستان آنے والے ہیں۔ جبکہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور ایران کے نمائندے پہلے ہی پاکستان میں موجود ہیں۔

○ عراق میں خلیجی جنگ کی تباہ کاریوں اور بالخصوص اقوام متحدہ کی طرف سے عراق پر اقتصادی پابندیوں کے نتیجے میں عراق میں غذائی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ غذائی قلت کے باعث اکیس ہزار عراقی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں پانچ برس کی عمر کے آٹھ ہزار بچے بھی شامل ہیں۔

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ سنز

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

مقدمی و اوّلین مشہرۂ آفاق
حبّ اطہرا
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نبراں
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجام عشق
تیس گولی ـــــ -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان